نوحہ غازی عباسؑ

تم رہ گئے جاکر کہاں عباسؑ کہاں ہو
خیموں میں ہے آہ و فغاں عباسؑ کہاں ہو

ٹوٹی ہے کمر شاہ کی اور زخمی بہت ہیں
اُٹھتی نہیں لاشِ جواں عباسؑ کہاں ہو

شبیرؑ پہ تلواروں کی یلغار ہے اُٹھو
ہر زخم ہے نوحہ کناں عباسؑ کہاں ہو

اب کوئی غریبوں کا نہیں پوچھنے والا
آلِ نبیؐ ہے بے اماں عباسؑ کہاں ہو

کرتے ہیں ستم جشن مناتے ہیں ستمگر
ہیں قید میں شہزادیاں عباسؑ کہاں ہو

ہے راکھ پہ بیٹھی ہوئی اور خاک ہے سر پر
بے حال ہیں سیدانیاں عباسؑ کہاں ہو

جکڑا ہوا زنجیروں میں ہے عابدِ مضطر
گردن میں ہے طوقِ گراں عباسؑ کہاں ہو

دُر چھن گئے لگتے ہیں سکینہؑ کے طمانچے
یہ کمسنی یہ سختیاں عباسؑ کہاں ہو

393

اِک شور بپا گیارہ محرّم کو تھا گوہرؔ
ہو اکبرؑ و قاسمؑ کہاں عباسؑ کہاں ہو